شریعت کے قطعی احکام اور دینی مسلمات کے خلاف فتوے جائز نہیں

گذشتہ روز نوائے وقت میں پڑھا کہ پروفیسر طاہر القادری صاحب نے" میاں بیوی کے لئے ٹیسٹ ٹیوب کے استعمال کو جائز قرار دیا ہے۔ اور انعامی بونڈ کے متعلق فرمایا کہ یہ نہ جوا ہے اور نہ سود۔ اسی طرح یادگار کے طور پر فوٹو کھینچوانے کو جائز قرار دیا ہے۔ اور عورت کے لئے سینٹ، قومی اور صوبائی اسمبلی کا رکن بننا جائز اور سربراہ بننا ناجائز قرار دیا۔

آخر میاں بیوی کو ٹیسٹ ٹیوب استعمال کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ اگر اپنے شوہر سے اولاد ہو سکتی ہو تو ٹیسٹ ٹیوب کی ضرورت نہیں۔ یہ ذریعہ تو وہ شوہر استعمال کرتا ہے جس میں اولاد کا جوہر موجود نہ ہو۔ تو دوسرے مرد کے نطفے کو منجمد کر کے ٹیسٹ ٹیوب کے ذریعے اولاد کا ذریعہ بنتا ہے۔ اور صاف ظاہر ہے کہ یہ طریقہ بے حیائی اور زناکاری کا دوسرا نام ہے۔

اسی طرح پروفیسر صاحب کا یہ کہنا کہ انعامی بونڈ جوا ہے اور نہ سود۔ مضحکہ خیز ہے۔ پروفیسر صاحب نے گول مول بات کی صاف کیوں نہیں کہا کہ یہ بھی جائز ہے۔ کیونکہ جب نہ سود ہے نہ جوا۔ پھر کیا ہوا۔ نہ تو تجارت ہے نہ مضاربت۔ پھر سود کے سوا اور کیا ہے۔

اسی طرح یادگار کے طور پر فوٹو کھچوانا جائز قرار دیا ہے۔ پھر باقی تصاویر میں کیا حرج ہے۔ آخر پروفیسر صاحب اس حدیث کے بارے میں کیا فرمائیں گے جس میں تصویر بنانے اور بنوانے کے لئے وعید آئی ہے۔ اسی طرح علامہ صاحب نے عورت کے پردے میں قومی اور صوبائی اسمبلی اور سینٹ کی ممبر بننے کی اجازت دے دی ہے اور کہا ہے کہ سربراہ نہیں بن سکتی۔ جب سب کچھ کر سکتی ہے تو پھر سربراہ بننے میں کیا حرج ہے۔

علامہ صاحب پہلے تو صوبائی و قومی اسمبلی اور سینٹ کے ہالوں میں جھانکیں کہ کیا وہاں پر پردہ ہے یا مردوں کے ساتھ گھل مل کر بیٹھتی ہیں۔ بہر حال یہ تو فتویٰ ہے جو دینی مسلمات کے قطعاً خلاف ہے۔

(مولانا) گل شبیر حقانی۔ جنرل سیکرٹری تنظیم العلماء اساتذہ فاٹا

وزیر اعظم کے دورہ دوبئی کے وقت جمعیت اہلسنت والجماعت کی طرف سے یادداشت

اس حقیقت سے انکار کی کوئی گنجائش نہیں کہ پاکستان کا وجود اسلام کا رہین منت ہے۔ دو قومی نظریہ کا حاصل تو یہی تھا کہ اسلامیان ہند کو ایک الگ علیحدہ اور مستقل ریاست کی ضرورت ہے جہاں اسلام کا راج ہو اور پاکستان کا مطلب کیا لا الٰہ الا اللہ"، مسلمان ہے تو مسلم لیگ میں آ۔ نہیں تو گولی، ڈنڈا۔ گالی کھا۔ جیسے نعروں کی صدائے بازگشت تو آج تک سنائی دے رہی ہے پھر پاکستان بننے کے بعد یوں تو زبانی کلامی اسلام کا نام ہر حکومت ہی لیتی رہی۔ لیکن موجودہ حکومت نے تو بطور خاص نام اس میں حاصل کیا ہے اس سے بڑھ کر یہ کہ صدر مملکت نے جو ریفرنڈم کرایا اور جیتا بھی وہ اسلام ہی کے نام پر تھا۔ اور اسلام کے نام پر ملک کو قائم کرنے والی مسلم لیگ پہلے کی طرح آج بھی برسر اقتدار ہے مگر اسلامی نظام بے چارہ کما حقہ نہ تو ایوان حکومت میں اور نہ اس کے ذریعے ملک میں آیا۔